جو اوپر مذکور ہوا تو پھر ہم سب مسلمان ہیں۔ بلاشبہ ہر وہ شخص جو فاضل اور شریف الخلق ہو وہ مسلمان ہے" (ص۵۱)۔

جن انگریزی خوانوں کے دماغ عیسائی مصنفین کی کتابیں پڑھنے سے مسموم ہو چکے ہوں ان کو کم از کم کارلائل کی کتاب کا یہ باب ضرور پڑھنا چاہئے۔ ترجمہ سہل اور بامحاورہ ہے البتہ ص ۳۲ پر برتری کی جگہ "بربریت" درست نہیں ہے۔

تاریخ اسلام | حصہ دوم بنی امیہ۔ از شاہ معین الدین احمد صاحب ندوی تقطیع کلاں ضخامت ۴۷۰ صفحات کتابت وطباعت اور کاغذ بہتر قیمت سے روپیہ پتہ:۔ دار المصنفین اعظم گڈھ

یہ کتاب تاریخ اسلام کا دوسرا حصہ ہے جو بنو امیہ کی صد سالہ تاریخ (از ۴۱ھ تا ۱۳۲ھ) پر مشتمل ہے۔ اس میں خلفائے بنی امیہ کے حالات وسوانح۔ ان کے سیاسی اور تمدنی کارنامے۔ اندرونی اور بیرونی شورشیں۔ جنگی فتوحات۔ اور ذاتی عادات وخصائل کا مفصل بیان ہے۔ عہد بنی امیہ کی تاریخ اس لئے حد درجہ پیچیدہ اور مبہم ہے کہ اس عہد میں مسلمانوں میں مختلف سیاسی پارٹیاں قائم ہو چکی تھیں جن میں باہمی شدید رقابت تھی اور جو ایک دوسرے کے خلاف برے سے برے نقائص اور عیوب کی نشر واشاعت کو اپنے مقصد کی تکمیل کا ذریعہ سمجھتی تھیں۔ شعراء کا کلام اور زبانی حکایتیں تو الگ رہیں۔ ان لوگوں نے اس سلسلہ میں وضع احادیث تک میں دریغ نہیں کیا۔ پھر چونکہ تصنیف وتالیف کا باقاعدہ آغاز بنو عباس کے عہد میں ہوا جو بنو امیہ کے خلاف نفرت وعداوت کے شدید جذبات رکھتے تھے۔ اس بنا پر جو تاریخیں اس زمانہ میں لکھی گئی ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان میں بنو امیہ کی اصلی اور سچی تصویر بڑی مشکل سے ہی نظر آسکتی ہے۔ تاہم زیر تبصرہ کتاب کے لائق مولف نے انھیں کتابوں کی مدد سے واقعات کو مرتب کیا ہے اور اعتدال پر قائم رہنے کی کوشش کی ہے پھر بھی کہیں کہیں کسی اموی خلیفہ کی بے جا حمایت کا اظہار ہو گیا ہے۔ مثلاً سلیمان بن عبد الملک نے محمد بن قاسم، موسیٰ بن نصیر اور اس کے بیٹے عبد العزیز اور قتیبہ بن مسلم کے ساتھ جو غیر شریفانہ سلوک کیا تھا

اس کی وجہ محض اس کی کینہ پروری تھی۔ اس میں ضعیف اور شاذ روایتوں کا سہارا لیکر تاویلیں کرنا مورخانہ دیانت کے خلاف ہے۔ ص ۲۱۶ پر کیرج کوجے پور لکھا ہے معلوم نہیں کہ اس سے کونسا جے پور مراد ہے۔ محمد بن قاسم کی فتوحات تو صرف سندھ اور ملتان تک محدود تھیں۔ ص ۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰ اور ۲۲۱ پر "سلیمان" کی جگہ غلطی سے "ولید" اور ص ۲۲۱ پر "یزید" کے بجائے "قتیبہ" لکھا گیا ہے۔ صفحہ ۲۲ سطر تین میں ۹۹ھ کے بجائے "۹۸ھ" ہونا چاہئے۔ قسطنطنیہ پر مسلمانوں کے حملہ کی ناکامی کی بڑی وجہ یہ تھی کہ رومی ایک جدید قسم کا ہتھیار رکھتے تھے، انگریزی تاریخوں میں اس کو "یونانی آگ" "Greek Fire" سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس جدید ہتھیار کی نسبت تحقیق یہ ہے کہ یہ آجکل کے تارپیڈو کے مشابہ تھا اور جہازوں کو اڑانے کا کام کرتا تھا اس لئے لائق مصنف کا صفحہ ۲۲ پر یہ لکھنا کہ "قسطنطنیہ کی فصیل بہت اونچی تھی۔ رومی اس کے اوپر سے آگ برسا رہے تھے ...... اس لئے مسلمان چند دنوں کے محاصرہ کے بعد ناکام لوٹ آئے" صحیح نہیں ہے پھر قسطنطنیہ کو جو مشرقی یورپ کا دروازہ ہے اس کو "مشرقی یورپ کا قلب" کہنا بھی صحیح نہیں۔ صفحہ ۲۷ سطر ۷ میں "عمر بن عبد العزیز" کی جگہ غلطی سے "عبد اللہ بن عمر" لکھا گیا ہے۔ کتاب کے آخر میں دو صفحہ میں غلطنامہ ہے مگر پھر بھی اس میں بہت سی غلطیاں تصحیح سے رہ گئی ہیں۔ امید ہے کہ کتاب کے آئندہ اڈیشن میں ان کا خیال رکھا جائیگا۔

عہد نبوی کا نظام تعلیم از جناب ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب استاذ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن۔ تقطیع کلاں ضخامت ۴۰ صفحات کتابت وطباعت متوسط قیمت ۸ ر پتہ: مکتبہ مجلہ نظامیہ حسینی علم حیدرآباد دکن۔

یہ ایک مقالہ ہے جو پہلے اسلامک کلچر حیدرآباد دکن۔ معارف اعظم گڈھ اور مجلہ نظامیہ حیدرآباد میں شائع ہوا تھا اب اسے ادارۂ ترقی تعلیم اسلامی حیدرآباد دکن نے کتابی شکل میں چھاپا ہے۔ اس میں فاضل مقالہ نگار نے بڑی خوبی اور عمدگی سے یہ ثابت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میمنت مہد میں تعلیم کا کیا نظام تھا؟ علم کی کیا اہمیت تھی؟ اس کا مقصد کیا تھا؟ مردوں کی تعلیم کے کتنے شعبے تھے